© rasailojaraid.com

از مولانا قاضی اطہر مبارکپوری

برصغیر پاک و ہند میں اسلام

فاتح سندھ حضرت محمدؐ بن قاسم ثقفی

حضرت بن قاسم بن حکم بن ابو عقیل ثقفی رحمۃ اللہ علیہ مشہور اموی گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کے رشتہ ں بھائی ہوتے تھے۔ حجاج نے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں ان کو ملک " ے" بھیجا۔ تاکہ وہاں ی مہم کو سر کریں۔ اور باغیوں کی سرکوبی کر کے امن و امان قائم کریں۔ اس وقت ان کی عمر صرف سترہ سال کی تی۔ پھر ۹۳ ہجری میں وہیں سے سندھ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ تاکہ وہاں جا کر راجہ داہر کی بدعہدی و بدامنی کے خلاف فوجی کارروائی کریں۔ حجاج نے اس عظیم مہم کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا کیا حتیٰ کہ سوئی دھاگا اور ۂی کو سرکہ میں تر کر کے خشک کرایا تاکہ خشک ہونے پر تر کر کے سرکہ استعمال کریں۔

محمد بن قاسم جمعہ کے دن ۱۰ رمضان ۹۳ھ میں سندھ کے مرکزی شہر دیبل میں پہنچے اور مرکز عظیم کے بعد سے فتح کیا۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے پورے دور میں محمد بن قاسم سندھ میں فتوحات حاصل کرتے رہے جب سلیمان بن عبدالملک کا زمانہ آیا تو اس نے ان کی جگہ سندھ کے لیے یزید بن ابی کبشہ سکیسکی کو گورنر مقرر کیا۔ ور محمد بن قاسم کو قبائلی رقابت میں گرفتار کیا۔ جس وقت ان کی گرفتاری ہوئی۔ سندھ کے تمام باشندوں جن میں سلم غیر مسلم سب ہی شامل تھے اس حادثہ پر غم منایا۔ ان کی یادگار کے لئے ان کا مجسمہ بنایا۔ ۹۶ھ میں شہر واسط ے قیدخانہ میں ان کا کام تمام کر دیا گیا۔

علامہ بلاذری نے فتوح البلدان میں سندھ کی فتوحات کے بیان میں اس زمانہ کے ڈاک کے انتظام کے رے میں لکھتے ہیں۔

وكانت كتب الحجاج ترد على محمد
وكتب محمدؐ ترد عليه بصفة ما قبله
واستطلاع رأيه فيما يعمل به في
كل ثلاثة ايام (فتوح البلدان ص ۴۲۴)

حجاج بن یوسف اور محمد بن قاسم کے خطوط
ہر تیسرے دن آتے جاتے تھے۔ جن میں صورت
حال کا بیان اور آیندہ کے لئے مشورہ ہوا کرتا
تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں کو دنیا کی زمام حکومت سنبھالے ہوئے ابھی سو سال بھی پورے نہ ہوئے تھے اور ڈاک کا یہ انتظام کہ ہر تیسرے دن ملک شام اور ملک سندھ کے درمیان خطوط آتے جاتے تھے۔ بادبانی جہازوں کے ذریعہ ہر تیسرے دن تقریباً دو ہزار میل کی بحری ڈاک پہنچتی تھی۔ دنیا حیرت میں ہے کہ عربوں نے اس قدر جلد کیسے علم و فن پر قبضہ کر لیا۔

ڈریپر لکھتا ہے۔ "ہمیں رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے کہ عربوں کا وحشیانہ تعصب کیونکر اس قدر جلد تحصیل علوم و فنون کی زبردست خواہش کی شکل میں بدل گیا۔ (معرکہ سائنس و مذہب صہ ۱۶۱)

بات پر بات یاد آتی ہے۔ مارچ ۱۹۸۴ء میں حکومت پاکستان نے چند ہندوستانی اہل علم و تحقیق کو سندھ کے اسلامی کردار پر ایک سیمینار میں دعوت دی تھی اور صدر مملکت جناب محمد ضیاء الحق صاحب نے اس وفد کے لئے سرکاری دورہ کا انتظام کرایا تھا جس میں راقم الحروف خاص طور سے مدعو تھا۔ یہ وفد پاکستان کے تقریباً ہر بڑے شہر اور تاریخی مقامات پر گیا۔ چنانچہ دیبل بھی جانا ہوا۔ کراچی اور ٹھٹھہ کے درمیان شاہراہ عام سے ہٹ کر ایک ناہموار سڑک بھنبھور گئی ہے۔ یہی دیبل شہر تھا جو سمندر کی ایک کھاڑی (خور) پر واقع ہے۔ یہاں پر ہندوستان کا عظیم بت خانہ تھا۔ اور یہ شہر دیول (دیبل) کہا جاتا تھا۔ پورا شہر ایک فصیل سے محفوظ تھا۔ یہاں کے بت خانہ پر جو جھنڈا لہراتا تھا اتنا بڑا تھا کہ اس کا قطر پورا شہر تھا۔ آثار قدیمہ کی طرف سے میلوں تک کھدائی ہوئی ہے جس کے نیچے سے قدیم آثار نکلے ہیں فصیل کی دیوار موجود ہے۔ ساتھ ہی ایک میوزیم ہے جس میں یہاں کے تاریخی آثار محفوظ کئے گئے ہیں۔ وسط شہر میں ایک مسجد کے فرش کی چٹان نکلی ہے جس پر محکمہ آثار قدیمہ کی طرف سے ایک بورڈ آویزاں ہے اس پر لکھا ہے یہ جنوب مشرقی ایشیا کی سب سے قدیم مسجد ہے۔ ہم لوگ ٹھٹھہ سے واپسی پر عصر اور مغرب کے درمیان وہاں پہنچے۔ راقم نے شیروانی بچھا کر اس مسجد کے فرش پر دو رکعت نماز ادا کی۔ اور اپنی آنکھ سے اسلامی ہند کے اس عظیم تاریخی شہر کے کھنڈر دیکھے۔ جس کے بارے میں اپنے قلم سے بہت کچھ لکھا ہے۔ میوزیم سے بعض پتھروں کے کتبے بھی نوٹ کئے۔ اور بہت دیر تک وہاں رہ کر اپنی قدیم تاریخ کے صفحات ذہن میں الٹتے رہے۔ مغرب کی نماز پڑھ کر کراچی واپس ہوئے۔

اسلام میں باقاعدہ تصنیف و تالیف اور ہندوستان لکھنے پڑھنے کا رواج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں شروع ہو گیا تھا۔ اور کئی صحابہ قرآن کریم کے علاوہ آپ کی احادیث بھی لکھ لیا کرتے تھے جو صحیفوں کی صورت میں ان کے پاس محفوظ تھے۔ مگر باقاعدہ تصنیف و تالیف کا رواج نہ تھا۔ دوسری صدی کے وسط میں باقاعدہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہوا اور فقہی ترتیب پر احادیث کی کتابیں مرتب و مدون ہونی شروع ہو گئیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چنانچہ مندرجہ ذیل مقامات پر مندرجہ ذیل ائمہ دین نے کتابیں لکھیں

مکہ مکرمہ میں امام ابن جریج متوفی ۱۵۰ھ

یمن میں امام معمر بن راشد متوفی ۱۵۳ھ

بصرہ میں امام سعید بن ابی عروبہ متوفی ۱۵۲ھ اور ربیع بن صبیح بصری متوفی ۱۶۰ھ

مدینہ منورہ میں اسی زمانہ میں امام موسیٰ بن عقبہ متوفی ۱۴۱ھ اور امام محمد بن اسحاق متوفی ۱۵۱ھ نے سیر و مغازی پر کتابیں لکھیں۔

شام میں امام اوزاعی متوفی ۱۵۷ھ

خراسان میں امام عبداللہ بن مبارک متوفی ۱۶۷ھ

کوفہ میں امام سفیان ثوری متوفی ۱۶۱ھ

رے میں امام جریر بن عبدالحمید متوفی ۱۸۸ھ

واسط میں امام ہشیم متوفی ۱۸۳ھ

نیز تقریباً اسی زمانہ میں مدینہ منورہ میں امام مالک متوفی ۱۷۹ھ نے مؤطا تصنیف کی اور وہیں ابو معشر سندھی مدنی متوفی ۱۷۰ھ کتاب المغازی لکھی۔ (تذکرۃ الحفاظ، مقدمہ فتح الباری وغیرہ)

ان ائمہ تصنیف و تابعین میں دو حضرات کا تعلق ہمارے ملک سے ہے۔ امام ابو المعشر عبدالرحمٰن بن نجیح سندھی رحمۃ اللہ علیہ سندھ کے باشندے تھے۔ ان کا رنگ سیاہ تھا زبان میں عجمی لکنت تھی۔ مدینہ منورہ میں مستقل قیام تھا۔ مہدی آپ کو بغداد لے گیا۔ اور وہیں آپ نے انتقال فرمایا۔ دوسرے بزرگ ربیع بن صبیح بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۶۰ھ میں باربد ضلع بھڑوچ (گجرات) میں جہاد میں شرکت کی اور واپسی پر یہیں ایک مقام پر فوت ہوگئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مستقل حالات ہماری کتاب "مآثر و معارف" میں درج ہیں۔

ہندی زبان میں قرآن کا پہلا ترجمہ بزرگ بن شہریار ناخدا نے اپنی کتاب عجائب الہند میں لکھا ہے کہ دولت ہاریہ منصورہ (سندھ) کے حکمران عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ہباری کے پاس ۲۷۰ھ میں الور (اروڑ سندھ) کے راجہ مہروق بن رائق نے لکھا ہے کہ وہ راجہ کو اسلامی شریعت اور احکام ہندی زبان میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کرے۔ عبداللہ بن عمر ہباری نے ایک عالم کو بلایا جو منصورہ میں مقیم تھا۔ وہ نہایت ذہین و طبّاع اور اچھا شاعر تھا۔ یہاں کی مختلف زبانوں سے واقف تھا۔ اس کو راجہ کے پاس بھیجا۔ واپسی پر اس عالم نے بیان کیا کہ راجہ مہروق بن رائق نے مجھ سے ہندی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے کی فرمائش کی۔ اور جب سورہ یٰس کی اس آیت پر پہنچا قال من یحیی العظام وھی رمیم ۔ قل یحییھا الذی انشاھا اول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرّہ۔ وھو بکلٌّ خلق علیمٌ۔ وہ تخت سے اترا اور رخسار زمین پر رکھ دئے اور روتا رہا۔ پھر کہا کہ یہی رب معبود اول و قدیم ہے۔ اس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ مثیل۔ راجہ ایک مخصوص کمرہ میں نماز پڑھتا ہے وہ قلب و زبان سے مسلمان ہوگیا ہے مگر حالات کی نزاکت اور سلطنت کے خیال سے اسلام کا اظہار نہیں کیا۔

(عجائب الہند صہ۳ طبع یورپ)

یہ تیسری صدی کے آخر کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ تک کسی عجمی زبان میں قرآن کریم کا مستقل ترجمہ یا تفسیر کا پتہ نہیں چلتا۔ البتہ اس دور میں اور اس سے پہلے فارسی زبان میں بعض آیات کے ترجمہ و تفسیر کی یہی نظیر سندھ میں ملتی ہے جو مسلمانان ہند کے دینی و علمی مفاخر میں سے بہت اہم چیز ہے۔

ہندی علوم وفنون | قدیم زمانہ سے اہل عرب ہندوستان کو علم و دانش کا سرچشمہ سمجھتے تھے۔ ابتدا میں قدیم عربوں کی تجارتی آمد ورفت کے ذریعہ یہاں کے علوم وفنون کا کچھ حصہ عربوں کو ملا۔ اسلامی فتوحات کے بعد یہ سلسلہ عام ہوا اور جانبین میں علمی و فنی تبادلہ ہوا۔ نجوم و حساب اور فلسفہ کی کئی کتابوں کا ترجمہ خلیفہ منصور اور ہارون الرشید کے دور میں ہوا۔ کچھ پہلوی زبان کے واسطہ سے اور کچھ سنسکرت سے بلا واسطہ کے۔ ریاضی اور نجوم و فلکیات پر سدھانت کا ترجمہ منصور کے زمانہ میں فزاری نے ہندی اہل علم کی مدد سے عربی میں کیا۔ یہ ترجمہ ایک مدت تک عرب ماہرین فلکیات کے استعمال میں رہا۔ محمد بن موسیٰ خوارزمی نے خلیفہ مامون کے حکم سے نجوم کی ایک کتاب کا ترجمہ کیا۔ اور اس پر اپنے حواشی سے قیمتی اضافہ کیا۔

ہندی زبان کی پہلی لغت | ملّا کاتب چلپی نے کشف الظنون میں "آداب الفضلاء فی اللغۃ" نام کی ایک کتاب کا پتہ دیا ہے جس کے مصنف شیخ قاضی خاں محمود دہلوی ہیں۔ جو شیخ قطب الدین مکیؒ کے اجداد میں سے ہیں۔ قاضی محمود خاں دہلوی نے ۸۲۳ھ میں انتقال کیا۔ چلپی نے لکھا ہے کہ آداب الفضلاء فی اللغۃ کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم میں فارسی زبان کے الفاظ کی تفسیر و توضیح پہلے عربی زبان میں کی گئی ہے۔ پھر ہندی زبان میں اسی کے معانی و مطالب بیان کئے گئے ہیں۔ (کشف الظنون ج ا صہ ۷)

ہمارے علم میں ہندوستان میں ہندی اور عربی کی یہ پہلی لغت کی کتاب ہے۔ جو فارسی زبان میں لکھی گئی ہے۔ راقم کے پاس بالکل اسی کی لغت کی ایک قلمی کتاب کا ناقص نسخہ موجود ہے۔ غالباً گمان ہے کہ یہ "آداب الفضلاء فی اللغۃ" ہے۔ تحقیق و تلاش کے بعد اس کی مزید معلومات ہو سکتی ہیں۔

شیخ ابراہیم ہندی یمنی | علامہ شوکانی نے البدر الطالع میں لکھا ہے۔ کہ شیخ ابراہیم بن صالح ہندی صنعانی نے اپنے زمانہ کے بلا مقابلہ عربی زبان کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ ان کے اشعار کا دیوان ضخیم جلد میں ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اس میں اوسط، درمیانی اور ادنیٰ درجہ کے اشعار پائے۔ اور بلند پایہ اشعار زیادہ ملے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیخ ابراہیم مدح و حماسہ میں مشہور شاعر متبنی کے مانند ہیں۔ ان کے والد ہندوستان کی بنیا قوم کے مزدور تھے۔ جو یمن کے شہر صنعا میں چلے آئے تھے۔ یہاں پر انہوں نے آلِ امام کے کسی فرد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور ہندار مسلمان بن گئے تھے۔ ان کے صاحبزادے ابراہیم کا بچپن علم و ادب میں گذرا۔ ان کے زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت کا یہ حال تھا کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو چہرہ زرد ہو جاتا۔ سلاطین آلِ امام کی مدح سرائی کیا کرتے تھے۔ سلطان مہدی کے دور میں دونوں میں اَن بن ہو گئی۔ ایک مرتبہ شیخ ابراہیم اس کی مجلس میں گئے اس نے کہا کس کی سفارش لے کر آئے ہیں؟ شیخ ابراہیم نے قرآن شریف نکال کر کہا کہ اسی کی سفارش لایا ہوں۔ یہ دیکھ کر مہدی نے کہا کہ آپ کی سفارش منظور ہے۔ لیکن آج کے بعد میں آپ کو نہ دیکھوں۔ یہ اسلام کا فیض تھا کہ ہندوستان کا ایک بنیا زادہ علم و عمل کے اس بلند مقام پر پہنچا کہ شاہی دربار سے متعلق رہا اور شعر و ادب میں عربی زبان کے مشہور عالمی شاعر متبنی کے ہم پایہ مانا گیا۔ اس طرح کتنے ہی ہندی اسلام کی بدولت آسمان علم و فضل پر شمس و قمر بن کر چمکے اور یہاں کے سیاہ خانوں سے نکل کر عالمی وسعتوں میں اپنا مقام پیدا کیا۔

ہندوستان کی پہلی دو مسجدیں یوں تو مسلمانوں کا تعلق ہندوستان سے پہلی ہی سے شروع ہو گیا تھا عربی تاجر یہاں کے ساحلی مقامات سے ہوتے ہوئے مکران، سندھ، مالابار، سراندیپ اور چین تک نکل جاتے تھے اسی طرح یہاں کے تاجر عرب کے دور دراز بازاروں میں پہنچ جاتے تھے۔ پہلی صدی گذرتے گذرتے یہاں مسلمانوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہو گئی۔ اور سراندیپ (سری لنکا) میں تو بہت پہلے سے مسلمان تاجر آباد ہو گئے تھے یہاں سب سے پہلی مسجد ۹۲ھ کے بعد تعمیر ہوئی۔ جب کہ محمد بن قاسم ثقفی نے سندھ کے شہر دیبل کو فتح کیا اور پہلی مسجد بنائی۔ مشہور مورخ ابو الحسن بلاذری نے لکھا ہے

واختط محمد للمسلمین بها، وبنی مسجداً وانزلها اربعة آلاف۔	محمد بن قاسم نے دیبل میں مسلمانوں کے لئے ایک علاقہ تجویز کیا اور مسجد بنائی اور وہاں پر چار ہزار مسلمانوں کو آباد کیا۔
(فتوح البلدان ۴۳۵)	

اس کے بعد محمد بن قاسم نے سندھ کے شہر الور (اروڑ) کو فتح کیا جو ایک پہاڑی ٹیلہ پر تھا اور یہاں بھی ایک مسجد تعمیر کی۔

بلاذری نے اس کو یوں بیان کیا ہے۔

ووضع الخراج بالرور، وبنی مسجداً	اور الرور فتح کر کے مقامی باشندوں پر خراج لگایا اور ایک مسجد تعمیر کی۔
(فتوح البلدان ۴۳۷)	

دیبل اور الرور کی یہ دونوں مسجدیں اس سرزمین پر اسلام کی پہلی مسجدیں تعمیر کیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مارچ ۱۹۸۴ء میں راقم حکومت پاکستان کی دعوت پر وہاں کے تاریخی مقامات اور اسلامی آثار کی زیارت سے مشرف ہوا تھا۔ اسی سلسلہ میں ان دونوں مقامات کی سیر کی اور ان مسجدوں کی زیارت بھی کی۔ دیبل، کراچی اور ٹھٹھہ کے درمیان میں شاہراہ سے مشرقی جانب واقع ہے۔ وہاں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ جیسا کہ پہلے ہوا۔ اسی سفر میں جمعہ کے دن اروڑ حاضری ہوئی۔ سکھر شہر کے جنوب مشرق میں دریائے سندھ کے پار ایک ٹیلہ پر قدیم مسجد کے نشان ہیں۔ مسجد کی نوعیت ظاہر ہے۔ ایک بڑے مجمع کے ساتھ حاضری ہوئی۔ مسجد کے ٹوٹے پھوٹے حصہ میں تشریف لے گئی۔ بچھا کر دو رکعت نماز ادا کی۔ اور حاضرین کے سامنے اس مقام و مسجد کی اسلامی تاریخ پر مختصر سی تقریر کی۔ اسی وقت حکومت پاکستان کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ حکومت چھ لاکھ روپیہ کی امداد اس مسجد کو پیش کر رہی ہے جس سے اس کی جدید تعمیر ہو گی۔

بقیہ : صفحہ

۲۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

۳۔ اور معوذتین پڑھنے کا معمول بنا لینا چاہئیے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کا معمول امام اعظم ابو حنیفہؒ کا تو ہر نماز کے بعد دفع شر شیاطین سے حفاظت اور مظالم سے پناہ و نجات کی خاطر یہ آیت پڑھنے کا معمول تھا۔ اور مجھے بھی یہ بے حد پسند ہے اور زندگی بھر اس کو معمول بنا رکھا ہے۔ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۔

آیت کریمہ کے ترجمہ پر غور کیا جائے تو ایمان تازہ ہوتا ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ خدا کی ذات پر توکل و بھروسہ ہر دابہ کا ناصیہ، ہر طاقت کی شہ رگ اللہ کے ہاتھ میں ہے شیر ہو، کتا ہو، درندہ ہو، ظالم حکمران ہو جن ہو کوئی طاقت ہو سب اللہ کے قبضہ میں ہیں اس کے سامنے سب بے بس ہیں ان کا پکڑنا کوئی قدرت الٰہی سے بعید نہیں مگر ڈھیل دے اس کی حکمت و مصلحت ہے۔ آپ اپنا کام کرتے جائیے دنیا کی سب طاقتیں مل کر بھی کوئی ذرہ برابر نقصان بھی نہیں پہنچا سکتیں جب اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، وہی محافظ وہی ولی اور وہی نگہبان ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ اسے صبح و مغرب کی نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ آپ سب اس کو پڑھا کریں اللہ کریم اس کی برکتوں سے نظر کرم فرمائے گا۔

© rasailojaraid.com